Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

سامی ادیان (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) میں خواتین کے حقوق تفریح: تقابلی مطالعہ

Comparative study of women's role to entertainment in Semitic religions, Judaism, Christainity and Islam

Komal Shahzadi *
M.Phil Scholar, Riphah International University, Faislabad Campus, Faisalabad

Fahkra Tehseen **
Ph.D. Scholar, G.C. Women University Sailkot

ABSTRACT

Recreational activities are very important in human life. People belonging to every religion participate in recreational activities in one form or another. These recreational activities are as important for men as they are for women. In Christianity and Judaism, women were considered inferior to men and were not given full rights, but in these religions recreational activities were very important. The teachings of these religions mention women's recreational activities in national festivals, various rituals, sports, etc. Islam gave women rights that were impossible to imagine in different religions. One of them is the right to entertainment. One of the reasons for the criticism of Islam today is the assumption that Islam has not given women freedom in various aspects. This objection is mostly raised by Christian and Jewish thinkers and Orientalists. In order to know the truth of this assumption, it is necessary to make a comparative study of Judaism, Christianity and Islam in this regard. This article will make a comparative study of the rights of women in Judaism, Christianity, and Islam, and will clarify in the context of Sira al-Nabawi whether the objections to Islamic teachings are valid or are based solely on religious bigotry.

Keywords: *Women, Rights of entertainment, Islam, contemporary, Judaism, Christianity, Semitic religions, Entertainment*

تمہید

دور حاضر میں اسلام پر نقد کا ایک سبب یہ مفروضہ بھی ہے کہ اسلام نے خواتین کو مختلف پہلوؤں سے آزادی نہیں دی۔ یہ اعتراض زیادہ تر عیسائی اور یہودی مفکرین و مستشرقین کی جانب سے اٹھایا جاتا ہے۔ اس مفروضے کی حقیقت جاننے کے لئے یہودیت، عیسائیت اور اسلام کا اس حوالے سے تقابلی

CC BY

مطالعہ کیا جانا ضروری ہے۔ اس مقالے میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں موجود خواتین کے حقوقِ تفریح کا تقابلی مطالعہ کیا جائے گا اور سیرت النبی کے تناظر میں اس بات کو واضح کیا جائے گا کہ آیا اسلامی تعلیمات پر کئے گئے اعتراضات درست ہیں یا صرف مذہبی عصبیت و عناد کی بنا پر ہیں۔

کھیل کا لغوی مفہوم

کھیل کے لیے عربی میں لعب کا لفظ عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جس کا مادہ ل۔ع۔ب۔ہے۔ لعب مصدر سے عربی زبان کے متعدد الفاظ مشتق ہوتے ہیں۔ مگر کھیلنے کے حوالے سے جو الفاظ زیادہ مشہور مستعد ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔ ۱۔اللعبة:جرم یلعب بهٖ (ہر وہ چیز جس سے کھیلا جائے) ۲۔اللعبة:نوع من اللعب (کوئی بھی کھیل کی قسم) ۳۔اللعبة:نوبة اللعب قال الضراء لعبت لعبة واحدة (کھیل کی باری)۔[1] کھیل کے میدان کو ملعب کہتے ہیں اور کھیلنے والے کو لاعب کہتے ہیں۔[2] نور اللغات میں کھیل کے معنی کچھ اس طرح سے بیان کئے گئے ہیں:۔ بازی تماشا سوانگ، عجائبات، قدرت کے کھیل جو لوگ سمجھتے ہیں لگانا دل کا وہ چھوٹا سا چشمہ جس میں مویشیوں کو پانی پلایا کرتے ہیں۔[3] فروز اللغات کے مطابق: تماشا، کرتب، بہلاو، کاریگری، سہل، مشغلہ اور آسان کام کے ہیں۔[4] علمی اردو لغت میں: خوش کرنا، چہل دل لگی، خوشی کے ہیں۔[5]

کھیل کے لیے انگریزی میں تین الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔(Sports,Games,play)

Oxford Advanced Learner's Dictionary کے مطابق sports کی تعریف اس طرح بیان کی گئی ہے۔

Activity that you do for pleasure and that need physical effort or skill usually done in a special area and according to fixed rules.[6]

ایسی سرگرمی جو تفریح کی خاطر ہوتی ہے اور اس میں جسمانی کسرت اور مہارت پائی جاتی ہے جو کہ عام طور پر کسی خاص جگہ متعین قوانین کے تحت کی جاتی ہے

Oxford انگلش ڈکشنری میں Play کی تعریف

Engage in activity for enjoyment and recreation rather than a serious or practical purpose.[7]

ایک ایسا عمل جس کا مقصد فقط تفریح اور مزہ ہو بجائے سنجیدہ کام کے یا مقصد کے۔

انسائکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں sports and games کی تعریف

Activities practiced for recreational purpose (fun, relaxation, health) and often taking the from of competition sanctioned by official bodies.[8]

ایسی سر گرمیاں جو تفریحی مقاصد کے لیے جن میں تفریح آرام اور صحت شامل ہیں کی جائے اور قصر مقابلہ کی غرض سے قانونی طور پر منظوری کے بعد منعقد کی جائیں

خواتین کی کھیلوں کی تاریخ

خواتین کے کھیل کی تاریخ انیسویں صدی میں شروع ہوئی انیسویں صدی کے اختتام تک اعلی سطحی طبقے میں خواتین کے درمیان گھوڑے کی سواری تیر اندازی، گولف ٹینس اور سکیٹنگ کا لطف اٹھایا جاتا رہا تھا۔ پہلی اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے کے لیے خواتین کھلاڑیوں کے لیے پہلی بار 1900ء میں دوسرا اولمپک کھیل تھا انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے مطابق 19 ممالک سے 1066 کھلاڑیوں میں صرف 12 خاتون کھلاڑیوں نے صرف اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا۔ جاپان میں اعلی لڑکیوں کے سکول میں طالب علموں نے 1920ء کی دہائی میں ٹینس اور تیراکی شروع کی۔

1924ء میں لڑکیوں کے اسکولوں اور علاقائی لانفرنسوں میں مقابلوں کا آغاز ہوا۔ جس میں سوئمنگ، باسکٹ بال، ٹینس، والی بال قومی سطح پر مقابلوں میں شامل تھے۔ 1026ء میں جاپان خواتین کے کھیل فیڈریشن کو ایک تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا تاکہ وہ خواتین کھلاڑیوں کو بین الاقوامی مقابلوں میں بیٹھ سکے اسکول کی تعلیم میں لڑکیوں کو علیحدہ جسمانی تعلیمی کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔ کھیل کے لیے پہلی ورلڈ کانفرنس میں 1994ء میں خواتین اور کھیلوں میں بین الاقوامی ورکنگ گروپ قائم کیا گیا ہے ۔جس کا مقصد خواتین کو با اختیار بنانے اور کھیلوں میں اپنے کردار کو بہتر بنانے کا مقصد ہے ۔IWGخواتین کی بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ جو ہر چار سال کے بعد کھیلا جاتا ہے۔ کھیل پر بنیادی ایکٹ نے کہا کہ کھیل ایک عالمی طور پر مشترکہ انسانی ثقافت ہے کھیل ہمارے جسم اور دماغ کی تازگی کرتا ہے اور صحت مند طرز زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔[9]

خواتین کا کھیل میں حقیقی کردار سمجھنے کی ضرورت

اسلام نے خواتین کو شاندار معاشرتی زندگی جینے کا حق دیا ہے۔ لیکن اسلام سے قبل عورت بہت مظلوم اور ستم رسیدہ تھی اور خواتین کو نوعِ انسانی کے کسی بھی دور میں وہ مقام حاصل نہیں ہو سکا جو انہیں حاصل ہونا چاہئے تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی انسان خواتین کا حقیقی کردار سمجھنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اور خواتین جب بھی کھیل کی میدان میں نکلتی ہیں تو ایک طبقۂ فکر نے انہیں شوپیس سمجھتے ہوئے کھیل سے زیادہ ان کے خدوخال پر توجہ دینا شروع کر دی جبکہ دوسرے طبقۂ فکر نے مذہبی فکر کے زیرِ اثر کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ جبکہ ان سب کو چاہیے تھا کہ وہ کھیل کو کھیل ہی کی اہمیت دیں اور خواتین کو بھی انسان سمجھا جائے اور انکو بھی اپنے برابر مقام عطا کریں اور خدا نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کو بھی جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ اور بے شک مرد عورت کے بغیر ادھورا اور عورت مرد کے بغیر نامکمل ہوتی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی معاشرہ دونوں اصناف کو ساتھ لے کر چلنے کی بجائے الگ الگ رکھ کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بطور مذہب خواتین کو مردوں کے بغیر حقوق دینے میں آج بھی اسلام کا کردار سب سے بہتر نظر آتا ہے۔

خواتین کی تفریحی سرگرمیاں

نشانہ بازی: اسلام کا پہلا پسندیدہ کھیل نشانہ بازی ہے حضور ﷺ نے احادیث میں ان کے فضائل بیان کئے ہیں اور اس کے سیکھنے کا باعث سے اجر وثواب قرار دیا ہے کیونکہ یہ کھیل جہاں جسم فروشی کے حساب کی پختگی اور نظر کی تیزی پیدا کرتا ہے وہاں یہ کھیل آڑے وقتوں میں اور خاص طور پر جہاد کے مواقع پر کافروں کے مقابلے میں مسلمان نوجوانوں کے خوب کام آتا ہے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں **من علم الرمی ثم ترکه فلیسا منا اوقد عصی**[10] جس شخص نے تیر اندازی سیکھیں اور اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے پر چلنے والوں میں سے شامل نہیں ہے یا پھر یہ کہ اس نے نافرمانی کی۔

پیدل دوڑ: اپنی صحت و قوت کے مطابق ہلکی یا تیز دوڑ وہ بہترین جسمانی ورزش ہے جس کی افادیت پر سارے اطباء اور ڈاکٹر متفق ہیں پیدل دور سے سستی کاہلی دور ہونے کے علاوہ جسم کو قوی اور مضبوط ہوتا ہے اور آدمی جہاد وعبادات اور خدمتِ خلق کے لئے تیار ہوتا ہے۔ ابن العربی کی نقل کردہ روایت جس میں نبی کریم ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان پیدل دوڑ مقابلے کا ذکر ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم بذات خود اس مقابلے میں حصہ لیتے تھے اسی طرح امام مسلم کی روایت کردہ ایک طویل حدیث میں حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اجازت سے ایک انصاری صحابی کے ساتھ مدینہ منورہ تک دوڑ لگائی تھی جسے انہوں نے جیت لیا تھا۔[11] اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دوڑنے کا مقابلہ ایک صحت مند تفریح ہے جس کی ضرورت جہاد کے میدان میں بھی پڑھتی ہے اور یہ جسمانی ورزش بھی ہے اس لیے مردوں اور عورتوں کے درمیان اور اسی طرح مردوں کا آپس میں دوڑ کا مقابلہ کرنا جائز ہے اور ایسا کرنا وقار اور بزرگی کے خلاف نہیں۔

اچھے شعر سننا اور سنانا: فرصت کے لمحات میں مثلا سفر وغیرہ میں اگر اچھے اشعار کے ذریعے تفریح طبع حاصل کی جائے تو شوہر اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضرت شاید سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سواری پر بیٹھا چلا جا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سناؤ میں نے ایک شعر سنایا آپ نے فرمایا اور میں نے ایک اور شعر سنایا اور آپ نے فرمایا اور کچھ یہاں تک کہ اسی طرح میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔[12]

گھوڑے کی سواری: اسلام کا ایک اور پسندیدہ کھیل گھڑ سواری ہے جو جہاد میں کام آسکے یہ کھیل ایسا ہے کہ اس میں جسم کی پوری ورزش کے ساتھ انسان میں مہارت اور بلند حوصلہ گی جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں اور وقت پڑنے پر یہ کھیل جہاد اور سفر میں کام آتا ہے اور گھڑ دوڑ میں مہارت پیدا کرنے کی غرض سے رسول اللہ ﷺ میں نہ صرف یہ کہ گھوڑ دوڑ کی دعوت دی تھی بلکہ اپنی نگرانی میں اس کے مقابلے بھی کروائے تھے جیسا کہ درج ذیل روایت سے ثابت ہے۔

عن ابن عمر ان رسولﷺ سابق بالخيل التی قداضمرت من الحفياء وكان امدها ثنية الوداع وسابق بين الخيل التی لم تضمر من الثنية الی مسجد بنی زريق وكان ابن عمر فيمن سابق بها۔[13]

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان مسابقت کرائی جو اضمار کیے گئے تھے اور یہ مسابقت حفیاء سے شروع ہوئی اور ثنیۃ الوداع پر ختم ہوئی اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں کیا گیا ان کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زریق تک مسافت کرائی اور حضرت ابن عمر مسابقت کرانے والوں میں شامل تھے

اس احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس قسم کے مقابلوں کا مقصد یہ ہے کہ گھوڑوں کو جہاد میں استعمال کرنے اور ضرورت کے وقت ان سے فائدہ اٹھایا جاسکے اس لیے ایسی دوڑوں کو جائز بلکہ پسندیدہ قرار دیا گیا اس لیے گھوڑے اور دوسری تمام چیزیں جن سے یہ مقصد حاصل ہو تو ان کے درمیان مقابلہ جائز ہے۔

دف بجانا: دف بجانا اگرچہ چھوٹی عمر کی بچیوں کا مشغلہ ہے لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بڑی عمر کی عورتوں کے لیے بھی جائز قرار دیا ہے۔ رسول ﷺ ایک غزوے سے واپس کامیاب ہو کر تشریف لائے تو ایک عورت نے دف پکڑے حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی کہ اللہ کے رسول میں نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ کامیاب ہو کر واپس آئیں گے تو میں آپ کے سر کے قریب کھڑے ہو کر دف بجاؤں گی۔ تو محمد رسول ﷺ نے فرماء اکہ اپنی نذر پوری کر چنانچہ اس عورت نے آپ ﷺ اور صحابہ کی موجودگی میں دف بجائی۔[14]

سواری کی مشق: یہ بھی اسلام کا پسندیدہ کھیل ہے، اس سے جسم کی پوری ورزش کے ساتھ انسان میں مہارت، ہمت وجرات اور بلند حوصلہ جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہوتی ہیں اور سفر یا جہاد میں خوب کام آتا ہے۔ اگرچہ قرآن وحدیث میں عام طور پر گھوڑے کا ذکر آیا ہے مگر اس میں ہر وہ سواری مراد ہے جو اس مقصد کو پورا کر سکے مثلاً ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر، بس، موٹر سائیکل، سائیکل وغیرہ۔ ان سب سواریوں کے چلانے کی مشق اور ٹریننگ اسلامی نقطہ نظر سے پسندیدہ کھیل ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ جائز اور نیک مقاصد کے لیے انھیں سیکھا جائے اور استعمال کیا جائے۔

بیوی کے ساتھ بے تکلفانہ کھیل: مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مختلف بے تکلفی کا کھیل بھی اسلام کی نظر میں مستحسن ہے۔ لیکن یہ ہمارے یہاں کے 'با رعب حضرات' کو گراں گزرے گا کہ اس سے عورت سر پہ چڑھ جائے گی مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی۔ میں نے آپ سے دوڑ لگائی اور آگے نکل گئی۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایک سفر میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دوڑ لگائی اب میرے جسم پر گوشت چڑھ گیا تھا تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اس کے بدلہ میں ہے ۔[15]

سامی ادیان (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) میں خواتین کے حقوق تفریح

ہر انسان کے لیے تفریح لازمی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ ہم ایک ہی ماحول سے اکتا جاتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو نئی چیزیں حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ اگر پرانی ہی چیزوں کو نیا بنا کر پیش کیا جائے تب بھی اس چیز میں نئی لذت محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے تفریح بہت ضروری ہے کیونکہ تفریح سے

احساس اور جذبات پر مثبت اثر پڑتا ہے۔ لیکن دنیا کے ہر مذہب میں تفریح کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور ہر مذہب کے تہوار ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جیسے عیسائیت، یہودیت، وغیرہ کے تہوار الگ ہوتے ہیں اسی طرح ان مذاہب میں خواتین کے حقوق تفریح میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ کچھ موسیقی، ناچ گانے سے اپنے فرصت کے اوقات کو اس طرح گزارتے ہیں۔ اور اسلام نے تفریح کے جو مواقع بتائے ہیں، ان میں ذاتی مواقع، ملی اور قومی سطح کے مواقع اور علاقائی سطح پر ہر خوشی اور جائز کامیابی کے مواقع شامل ہیں جو شریعت کی حدود کے اندر ہوں۔

یہودیت میں خواتین کے حقوق تفریح

خواتین سماجی کارکنوں اور جسمانی ثقافت کے ٹرینرز نے فٹنس اور امریکی کارکنوں کے مقاصد کے لئے لڑکیوں کے لئے جمنازیم کے استعمال کو فروغ دیا۔ 1911 میں، جولیا ریچ مین نے تعلیمی اتحاد کی کمیٹی برائے تعلیم کی تجویز پیش کی کہ "گیارہ سے پندرہ سال کی لڑکیوں کے لئے، جو سڑکوں پر بے مقصد گھوم رہی ہیں۔ ان کے لیے جمنازیم کھولی گئیں تاکہ وہ جو تفریحی ہالوں کی طرف راغب ہو سکیں۔ اسطرح وہ ڈانس ہالوں، سیلونوں اور اسٹریٹ لائف کے برعکس، تعلیمی اتحاد کی جسمانی ثقافت کے حامی واکنگ کلب سے خوش دکھائی دیتی ہیں۔ لہذا جو لڑکیاں سڑکوں پر گھوم رہی تھی انکو اس تاریخ سے نکال کر ان میں صحت مند بیرونی ورزش کی خواہش پیدا کی۔ جسمانی تعلیم کے حامیوں نے، جیسے کہ شکاگو یہودی پیپلز 'انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر نے، نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی اپیل کو تسلیم کرتے ہوئے، زور دیتے ہوئے کہا، "تاہم، جمنازیم میں بھی یہودی اثر و رسوخ لگانے کا امکان موجود ہے۔

باسکٹ بال: یہودی تنظیمیں اندرونی اور ٹیم مقابلہ میں خواتین کے باسکٹ بال کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کرتی ہیں۔ لیکن خواتین کا باسکٹ بال کھیل مردوں کے ورژن سے مختلف ہے اس خدشات کو پورا کرنے کے لئے کہ باسکٹ بال جسمانی طور پر عورت کے آئین کے لحاظ سے کافی حد تک ناگوار تھا۔ نظر ثانی شدہ قوانین جسمانی رابطے سے گریز کرتے ہیں اور ہر ٹیم کے زیادہ کھلاڑیوں کے ساتھ ٹیم پر مبنی فلسفہ کو یقینی بناتے ہیں۔ یہودی امریکی تارکین وطن سینڈا ابیرنسن، جسے "خواتین کی باسکٹ بال کی ماں" کہا جاتا ہے، 1890 کی دہائی میں اسمتھ کالج میں ایک معروف جسمانی معلم اور خواتین کے کھیلوں کا دلدادہ حامی بن گیا۔ اس نے جسمانی جوش اور عورت کے لحاظ سے کھیلوں کی مہارت کو فروغ دینے کے لئے خواتین کی باسکٹ بال کے اصول کتابیں لکھیں۔ خواتین کے باسکٹ بال نے نہ صرف کولیجیٹ اداروں میں مقبولیت حاصل کی بلکہ دوسرے اسکولوں، وائی ڈبلیو سی اے اور yWHA میں بھی پھیل گئی۔ ینگ ویمنز کی عبرانی ایسوسی ایشن نیویارک میں باسکٹ بال کے کھیلوں کا انعقاد ہوا، یہودیت کو روحانی اور جسمانی تندرستی سے مربوط کرنے والے پروگراموں میں باسکٹ بال اور دیگر کھیلوں میں حصہ لینے سے پہلے خواتین کو طبی معائنے کرانے کی ضرورت تھی تاکہ صحت کے امکانی خطرات سے بچ سکیں۔ یہودی خواتین غیر یہودی اداروں میں باسکٹ بال میں بھی مہارت حاصل کرتی تھیں۔[16]

تیراکی کھیل: یہودی اداروں میں کچھ خواتین اور لڑکیوں کے لئے کھیل کے اضافی مواقع موجود تھے۔ نیو یارک میں YWHA کا نیا سوئمنگ پول 1916 میں کھولا گیا اور کام کرنے والی لڑکیوں اور خواتین کے لئے کھیل اور جسمانی ثقافت کو فروغ دینے کے ایک اہم حصے کی نمائندگی کرتا تھا۔ اس میں نہ صرف تفریحی کلاسز بلکہ قومی مسابقتی سوئمنگ چیمپین شپ بھی منعقد کی گئیں جو 1920ء میں آئیلن رگلین اور گیر ٹروڈ ایڈرلے جیسے ممتاز قومی اور اولمپک چیمپیئنز پر مشتمل تھیں۔ یہودی نے مقابلے کی جوش کا سامنا کرتے ہوئے خواتین اور لڑکیوں کو ایک نسائی جسم کے حصول کے لئے تیراکی کی ترغیب دی۔ خواتین نے مسابقتی تیراکی میں فتح حاصل کی: مارلن ریمینوفسکی، جنھوں نے 1964 میں 400 میٹر فری اسٹائل میں عالمی ریکارڈ توڑ دیا تھا، اس ایونٹ میں 1964 کے اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ YWHA کے ذریعہ توثیق شدہ اور بیرونی کھیلوں کی دیگر کھیلوں میں ٹینس، ٹریک اینڈ فیلڈ، تیر اندازی، کروکیٹ اور آؤٹ ڈور سوئمنگ شامل تھیں۔ خواتین اور لڑکیوں کے کھیلوں کی ایک وسیع رینج، بالنگ سے لے کر والی بال تک، یہودی تفریحی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ، صحت اور لطف اندوز ہوئیں۔[17]

مہجونگ ایک یہودی کھیل: مہجونگ ایک یہودی کھیل ہے۔ جو کہ بنیادی طور پر یہودی خواتین فرصت کے اوقات میں کھیلتی ہیں۔ یہ کھیل مختلف نمبروں اور رنگوں کا کارڈ ہوتا ہے۔ اور جس میں خفیہ کوڈ موجود ہوتا ہے۔ یہودی خواتین ایک میز کے گرد بیٹھتی ہیں اور میز کے دائیں، بائیں اور میز کے وسط میں ان کارڈز کو رکھتے ہیں۔ مہجونگ کھیل ایک بلاکس (پتھر یا ٹکڑے) کا چینی کھیل ہے جو اکیلے یا گروپوں میں کھیلا جا سکتا ہے۔ مہجونگ ایک حکمت عملی کا کھیل ہے جو چین میں شروع ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ حرکت کرتا ہے، لیکن کارڈ کے بجائے ٹکڑوں کے ساتھ۔۔ سب سے زیادہ عام طور پر اسے چار شرکا کے ساتھ کھیلنا ہے، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تین افراد کے ساتھ کھیلا جائے۔ تو یہ بہت ہی تفریحی اور بہت آسان ہے۔ یہ ایک شرط لگانے والا کھیل ہے۔ یہودی خواتین نے ایک کھیل کو زندہ رکھا ہے۔ 1937 میں، یہودی خواتین کے ایک گروپ نے نیشنل مہجونگ لیگ (این ایم جے ایل) تشکیل دی، جو آج تک کھیل میں مستقل مزاجی برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی ہے معیاری قواعد وضوابط کے ساتھ کارڈ کی فہرست جاری کرتی ہے۔ اس استحکام نے کھیل کو زندہ رہنے میں مدد فراہم کی۔[18]

عیسائیت میں خواتین کے حقوق تفریح

کتاب مقدس عہد نامہ قدیم و جدید کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ دین موسوی و مسیحی میں تفریحی مشاغل زندگی میں اہم حیثیت رکھتے ہیں۔ ناچنا، گانا، موسیقی، کھیل، تماشے، رسومات، تقریبات، ضیافتیں، شاعری، تماشہ گاہ، پہلیاں، سازوآواز وغیرہ کا ذکر موجودہ تورات و انجیل میں مختلف مقامات پر وارد ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ادیان میں عام لوگوں یا پیروکاروں کے لیے لذتوں سے بھرپور زندگی کا تصور موجود ہے۔

کتاب سموئیل ۲ میں ذکر ہے کہ

مقدس بادشاہ داود نے جب یروشلم فتح کیا تو وہ جشن فتح کے موقع پر ناچا[19] جبکہ مقدس بادشاہ سیلمان کی تخت نشینی کے واقعات میں درج ہے کہ اور انہوں نے بانسلیاں بجائیں اور بڑی خوشی منائی ایسا کہ زمین ان کے شور وغل سے گونج اٹھی[20]

عہد نامہ قدیم کی کتاب خروج اور بائیبل کے دیگر مقامات پر درج ہے کہ جب بنی اسرائیل کو خداوند نے فرعون اور اس کے سواروں نے بچایا تو بنی اسرائیل نے خوشی منائی اور اس تقریب کی ایک خاص بات یہ تھی کہتب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتھ میں لیا اور سب عورتیں دف لیے ناچتی ہوئی اس کے پیچھے چلیں اور مریم ان کے گانے کے جواب میں یہ گاتی تھی[21] بنی اسرائیل کی عورتیں مریم کی قیادت میں خداوند کی حضوری میں گیت گاتے ہوئے ناچیں۔ اکثر چرچوں میں سکھایا جاتا ہے کہ ناچنا ،روا نہیں ہے۔ جبکہ ہمیں کلام میں بہت سے حوالے ملیں گے جس میں خداوند کی حضوری میں ناچنے کا ذکر ملتا ہے۔ زبور 149:3 میں لکھا ہے: وہ ناچتے ہوئے اسکے نام کی ستایش کریں۔ وہ دف اور ستار پر اسکی مداح سرائی کریں۔ اور کچھ ایسا ہی زبور 150:4 میں لکھا ہے: دف بجاتے اور ناچتے ہوئے اسکی حمد کرو۔ تاردار سازوں اور بانسلی کے ساتھ اسکی حمد کرو۔ اگر آپ خود خداوند کی حضوری میں خوشی سے نہیں ناچتے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ دوسروں کو بھی اس سے روکیں۔ اگر آپ چاہیں تو اپنی تسلی کے لئے یرمیاہ 31 باب کو پڑھ سکتے ہیں جس میں پیشن گوئی کی گئی ہے کہ خداوند اپنے لوگوں کے غم کو خوشی میں بدل دے گا اور کنواریاں اور پیر وجوان خوشی سے رقص کریں گے۔ مریم کے گیت کے الفاظ بھی وہی تھے جو کہ موسیٰ کے گیت کے تھے۔ اسلئے اسے کبھی کبھی موسیٰ اور مریم کا گیت بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ تو قومی تہوار کے موقع پر خواتین کے اجتماعی رقص اور گانے کا ذکر ہے جس نے مریم نبیہ بھی حصہ لیتی ہیں۔ جبکہ عہد نامہ قدیم کی کتاب لوقا میں ہے کہ مسیح نے ایک مثال بیان کی اور اس میں ضیافت کے موقع پر اظہار مسرت کے لیے گانے بجانے اور ناچنے کا ذکر ہے[22]

موجودہ توریت وانجیل میں مختلف مقامات پر کھیل تماشوں کا ذکر ہے۔ عہد نامہ قدیم کی کتاب پیدائش میں یعقوب نبی کا ذکر ہے کہ وہ پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص سے کشتی لڑتا رہا جبکہ کتاب نوحہ میں تلوار بازی اور تیر اندازی کا ذکر ہے۔[23] عہد نامہ جدید میں بھی مختلف مقامات پر کھیلوں کا ذکر ہے۔ کتاب کرنتھیوں 1 میں ایک دوسرے سے اگے بڑھنے والی دوڑ کا ذکر ہے اور جیتنے والے کے لیے انعام کا بیان ہے۔ نیز پہلوانوں کی مکہ بازی کو بیان کیا گیا ہے۔[24] مزید بر آن کتاب ذکریاہ میں نبی ذکریاہ رب الافواج کا پیغام سناتا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ شہر کے کوچے کھیلنے والے لڑکے لڑکیوں سے معمور ہوں گے[25] کتاب اعمال میں تماشہ گاہ کا ذکر ہے اور اسکی طرف دوڑنے کا بیان ہے۔[26] اور کتاب قضاۃ میں سمسون نے ایک پہلی اپنے رفیقوں سے پوچھی اور اس دلچسپی پہیلی کو بیان کیا گیا ہے[27] غرضیکہ بائیبل میں مختلف دلچسپی تفریحی سرگرمیوں کا ذکر موجود ہے۔ تفریحی مشاغل میں شاعری ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ عہد نامہ قدیم میں ایک کتاب بعنوان غزل الغزلات شاعری سے بھرپور ہے۔ بلکہ شاعری کے ساتھ ساتھ گانے بجانے کا تذکرہ بھی کتاب مقدس میں جابجا موجود ہے۔ یہ گانا بمع آلات موسیقی بھی ہے اور بغیر آلات موسیقی کے بھی نیز اس گانے کو مذہبی تقدس

بھی حاصل ہے۔ یہ موت پر گایا جاتا ہے اور شادی بیاہ پر نا صرف گانے بلکہ ناچنے کا بھی حسین امتزاج مذکور ہے۔ لہذا واضح ہوتا ہے کہ کتاب مقدس میں اگرچہ مختلف قسم کی تفریحی سرگرمیوں کا ذکر ہے مگر جو لوگ فقط ایسی سرگرمیوں میں ہی مگن رہتے ہیں ان پر اظہار افسوس بھی کیا گیا ہے۔

عیسائیت میں تفریح سرگرمیوں کی اہمیت

عیسائی معاشرے میں رہنے والے اور ہم کسی بھی طرح سے اس اثر ورسوخ سے محفوظ نہیں ہیں کہ ہم پسند کریں یا نہ کریں مگر اس فلسفے کو ماننا پڑے گا کہ ہمارے پاس بھی اپنے آباؤ اجداد کی نسبت تفریح کے لئے زیادہ وقت ہے۔ ہم یقینی طور پر ہم سے پہلے کی نسل سے زیادہ چیزیں برداشت کرسکتے ہیں۔ فارغ وقت کا مثبت استعمال کیا جاسکتا ہے اور ہماری خاندانی زندگی پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ اس وقت کا ڈھانچہ ترتیب دیا جائے تاکہ کام، عبادت، تعلیم، وغیرہ پر زیادہ وقت نہ لگے۔

یقینا، تفریحی سرگرمیاں رب کے احکامات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتی ہیں۔ بہت ساری تفریحی سرگرمیاں ہیں، جیسے کھیل، اچھی کتابیں پڑھنا، کھیل کھیلنا، کیمپنگ، فشینگ، بیک بیگ، اچھی موسیقی سننا، ایک اچھی ویڈیو دیکھنا، غیر متشدد کمپیوٹر گیمز کھیلنا جس میں مہارت کی ضرورت ہوتی ہے وغیرہ۔[28]

The widespread reduction in working hours…brings increasing advantages to numerous people. May these leisure hours be properly used for relaxation of spirit and the strengthening of mental and bodily health…. These benefits are obtainable too from physical exercise and sports events, which can help to preserve emotional balance, even at the community level, and to establish fraternal relations among men of all conditions, nations and races[29]Sport, as you well know, is an activity that involves more than the movement of the body; it demands the use of intelligence and the developing of the will. It reveals, in other words, the wonderful structure of the human person created by God, as a spiritual being, a unity of body and spirit. Athletic activity can help every man and woman to recall the moment when God the Creator gave origin to the human person, the masterpiece of his creative work[30]

اسلام میں خواتین کے حقوق تفریح

اسلام کے تناظر میں کھیلوں میں خواتین کی شرکت سے وابستہ امور پر کچھ لوگوں نے تبادلہ خیال کیا ہے کہ (2005) Livengood، اور Stodolska،(2004) اور مارٹن اور میسن، (2003) جیسے اسکالرز نے اسلامی معاشروں میں دوسرے تمام معاشرتی اداروں میں مذہب کی حیثیت سب سے زیادہ اہم ہے اور زندگی میں اس کا نمایاں مقام ہے۔ اسلام کے اثر ورسوخ کی ہر شعبہ میں اور مسلمان کی زندگی کے تمام معاملات میں عکاسی ہوتی ہے کہ یا تو یہ کھیل ہے یا زندگی کا کوئی دوسرا کام۔ اسلام میں خواتین کو خصوصی مقام دیا گیا ہے۔ خصوصا اسلام میں خواتین کی طرز زندگی، رشتہ داروں اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کے حوالہ سے کہ معاشرے، اور اسی طرح، جیسا کہ خواتین کے لئے کھیل، اسلام اور "شریعت" کا

تعلق ہے، یہ ایک سے متصادم نہیں ہیں بلکہ اسلام خواتین کے مابین کھیل کو فروغ دیتا ہے خواتین کے حوالے سے کچھ اسلامی اصول مہیا کرتے ہیں کھیل میں حصہ لینے سمیت "حجاب" (بالوں، چہرے اور اس کے دیگر خفیہ حصوں کا احاطہ کرنا) باڈی)، لباس کوڈ کی پابندی کرنا، جوئے سے پرہیز کرنا، مرد اور عورت کا مشترکہ کھیل کا سیشن اور آغاز کے ساتھ ہی کھیل میں حصہ لینے سے قطع نظر بلوغت، مسلم لڑکیاں معمول کی سرگرمیوں کے دوران حجاب پر پردہ کرنا شروع کر دیتی ہیں جہاں غیر محرم مرد کی موجودگی ہوتی ہے۔ کھیل کے میدان، اگر تمام حریف، تماشائی اور منتظم خواتین ہوں اور کوئی غیر محرم نہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر کوئی حجاب کی ضرورت نہیں ہے۔[31]

کھیلوں سے خواتین کی ذہنی نشوونما: ذہنی نشوونما کا انحصار شخص کی جسمانی نشوونما پر ہوتا ہے جسمانی طور پر صحت مند ہوتے ہیں صحت مند دماغ رکھتی ہیں تو چلا کو جو بند رہتی ہے بین الاقوامی سروے ہو چکے ہیں جن میں ذہنی نشوونما اور جسمانی نشوونما کے لیے قائم کیے گئے ہیں ہر طرح کی سہولت موجود ہوتی ہے۔ تیر اکی، دوڑ، وغیرہ کے پروگرامز کیے گئے ہیں۔ یہ پروگرام مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے جسمانی اعضاء کے ساتھ ساتھ ذہنی چستی اور صحت کی وجہ بھی بنتے ہیں ورزش جیسے پروگرام ذہنی کارکردگی کو حیرت انگیز طور پر بڑھاتے ہیں عورتیں اس معاشرے کا آدھا حصہ ہے اور دنیا میں مردوں کے شانہ بشانہ ہر مشکل کام کر رہی ہیں نہ بنانے والی ورزش کی قسم جسمانی و ذہنی تناؤ کو دور کرتی ہیں عورتوں کے لیے ذہنی نشوونما بہت ضروری ہے کیونکہ بچوں کی پیدائش سے لے کر ان کی پرورش اور گھر سے باہر کام سرانجام دیتی ہیں۔ الغرض اس سے واضح ہوتا ہے کل کھیل۔ کود جیسی سرگرمیاں بہت ضروری ہیں اور عورتوں کی ذہنی نشوونما کے لیے ایسی کثرتی سرگرمیاں لازمی ہونی چاہیے۔[32]

فرصت کے اوقات کا بہتر استعمال: خواتین فرصت کے اوقات میں تفریح اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں جسمانی تعلیم اور کھیل کے میدان میں رقص شکار اور ماہی گیری جیسے افعال سرانجام دیتی ہیں آرام دہ اور پرسکون وقت میں کھیل کی مدد سے خود کو بہتر بنانے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہیں معاشرے میں اگر عورت کی زندگی پر غور کیا جائے تو تفریحی سرگرمیوں سے خود کو مکمل کرنے کے لئے آرام دہ اور پرسکون ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے تاکہ وہ کھیل میں شرکت کر سکیں اور کھیل کی سرگرمیاں اور مختلف مقاصد کا مقابلہ کر سکیں یہ مقاصد ان کو مضبوط ہونے اور ایک صحت مند زندگی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔[33]

Dr. Earle F. Zieglar اپنی رائے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

Recreation assists man to become am artist in living[34]

تفریح آدمی کو فن کارانہ انداز سے زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہے۔

کھیلوں سے جسمانی قوت اور مہارت کی ترقی: کھیل کود خاص قسم کی مہارت پیدا کرتی ہے جو کہ کامیاب مستقبل کی ضمانت ہے یعنی مہارت جو کہ دباؤ اور تناؤ پر قابو پانے اور عورتوں کو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے اور ساتھ ساتھ خود اعتمادی اور آگے بڑھنے کی خواہش کو بھی مضبوط کرتی ہے اور اس

کارویہ کے ساتھ اپنے مستقبل کی بنیاد بھی رکھ دیا کھیل کو داعتمادی کو اتنا اجاگر کرتی ہے کہ عورت کو پختہ یقین ہونے لگتا ہے کہ وہ اپنے اوپر اعتماد کرکے منزل حاصل کرسکتی ہے۔[35] کھیل میں شرکت نے خواتین کو اپنے کردار اور ان کے نقطہ نظر کو تشکیل دینے میں مدد دی انہیں مہارت اور رویے دینے کے لیے ان کے اردگرد چیلنجوں کا جواب دینے کی صلاحیت میں دیتی ہے[36]

کھیل کود کے متعلق امام غزالی لکھتے ہیں کہ

کہ جب بچہ مکتب سے پڑھ کر آئے تو اسکو کھیلنے کی اجازت دی جائے تاکہ اسکی جسمانی اور ذہنی تھکاوٹ دور ہو جائے اگر بچے کو کھیلنے سے روکا گیا اور ہر وقت تعلیم میں لگناس کے دل کو مار دیتا ہے۔ اور اس کے ذہن کو کند کر دیتا ہے اور پھر اس جان چھڑانے کے بہانے تلاش کرتا ہے۔[37]

اور جان لاک اس بارے میں لکھتے ہیں کہ

A sound mind is in a sound body38

صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ پایا جاتا ہے۔

خواتین کے لیے صحت مند تفریح کا مرکز ویمن ڈھابہ

پاکستان میں ڈھابوں پر خواتین کی موجودگی کا تصور کچھ عرصہ قبل سامنے آیا جب پوش علاقوں کی خواتین نے ڈھابوں پر بیٹھ کر اس جگہ سے صرف مردوں کے لیے مخصوص ہونے کا لیبل ہٹا دیا۔ سوشل میڈیا پر شروع کی جانے 'گرلز ایٹ ڈھابہ' نامی یہ تحریک خواتین کی خود مختاری کی طرف ایک قدم تھا۔ لیکن جس ڈھابے کی ہم بات کر رہے ہیں، وہ ان خواتین کے لیے ہے جو اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں، کجا کہ وہ خود مختاری کا مطالبہ کریں۔ کراچی میں ویمن ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن نامی ایک تنظیم کی جانب سے قائم کیا گیا یہ ڈھابہ ماڑی پور میں ان خواتین کا مرکز بن چکا ہے جنہیں یا تو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی، یا گھر سے باہر نکلنے کے لیے ان کے ساتھ کسی مرد کی موجودگی لازم ہے، یا پھر وہ خواتین جنہیں کچھ آزادی تو میسر ہے، لیکن ان کے لیے پورے علاقے میں کوئی تفریحی مرکز نہیں۔ دراصل اس طرف کبھی توجہ ہی نہیں دی گئی کہ گھروں میں رہنے والی خواتین کو بھی ذہنی سکون و تفریح کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ڈھابے پر آنے والی ایک خاتون بختیار کہتی ہیں، 'یہ ڈھابہ ہمیں تفریح کا موقع تو فراہم کرتا ہے، لیکن اس ڈھابے سے اپنائیت کا احساس اس لیے بھی ہوتا ہے کہ یہ صرف ہمارے لیے قائم کیا گیا ہے۔ کسی نے تو ہمیں بھی کچھ سمجھا، اور ہمارے بارے میں سوچا۔ کسی کو تو خیال آیا کہ عورتوں کو بھی تفریح کی ضرورت ہے'۔ ویمن ڈھابے یا خواتین ڈھابے پر چائے اور کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ساتھ لوڈو اور کیرم بھی رکھا گیا ہے جسے کھیل کر خواتین اپنے فرصت کے لمحات کو گزارتی ہیں۔ اپنی نوعیت کا یہ منفرد ڈھابہ نہ صرف ان خواتین کو صحت مند تفریح فراہم کر رہا ہے، بلکہ یہاں خواتین کو بہت کچھ سیکھنے کا موقع بھی مل رہا ہے۔ ڈھابے پر آنے والی خواتین کا ماننا ہے کہ وہ خوش قسمت ہیں کہ اس ڈھابے کی صورت میں انہیں ایک تفریحی سرگرمی میسر آگئی ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ شہر کے دیگر پسماندہ علاقوں میں بھی ایسے مراکز قائم کیے جائیں تاکہ کم تعلیم یافتہ خواتین کو بھی تفریح کا حق حاصل ہو سکے۔[39]

دور نبوی میں خواتین کی مثالیں

اسلام کامل و مکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے اس میں پاک اور بامقصد کھیل کود کا جائز قرار دیا گیا ہے بلکہ ایسی ورزش اور کھیلوں کی ترغیب دی گئی ہے نیز جسمانی اور جسمانی قوت کے حصول کی دعوت بھی دی۔ ارشاد باری تعالی ہےوَاَعِدُّوْا لَـهُـمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ[40] تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو۔ آپ ﷺ کے دور میں خواتین کو درج ذیل کھیلوں کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں ۔ **انها كانت مع النبیﷺفی سفر فقالت فسابقة على رجلى ،فلما حملك اللحم سابقتهٔ فسبقنی۔هذه بتلك السبقة**۔ ایک سفر میں آپ نے خود حضرت عائشہ سے فرمایا کہ او دوڑ کا مقابلہ کرے دونوں میں مقابلہ ہو اس زمانے میں حضرت عائشہ خاصی چھوٹی لڑکی تھی اور جسمانی لحاظ سے کافی چست تھی لہذا وہ مسابقت میں اولی اس کے زمانے بعد اپنے سفر کے دوران حضرت عائشہ سے دور کا مقابلہ کرنے کو کہا اس بار آپ نے مقابلہ جیت لیا کہ امت المومنین کا جسم بھاری ہو گیا تھا آپ نے خوش مزاج سے عائشہ سے فرمایا یہ اس مقابلے کا جواب ہے۔ حدیث کے مطابق خواتین دوڑ کے مقابلے میں حصہ لے سکتی ہیں یہ دور کا مقابلہ اپنے محرم کے ساتھ یا پھر خواتین کا خواتین کے ساتھ جائز ہے کیونکہ انسان عمر کے جس بھی حصے میں پہنچ جائے اپنے آپ کو مضبوط رکھنے کے لیے ورزش اور کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے۔ عہد نبوی میں صحابیات سیر کے لیے گھروں سے باہر لے جایا کرتی تھی اگر مدینہ کے اندر ہی جانا ہو تو عورتیں مل کر چلی جاتی ہو ہو تا اور مدینہ سے باہر جانا ہو تا تو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرتی سیدہ عائشہ ام مسطح کے ساتھ باہر نکلا کرتی تھی[41]۔ اسلام میں خواتین کو چار دیواری میں قید رکھنے کا حکم نہیں دیتا بلکہ خواتین کو زیر و تقدیر کی اجازت دیتا ہے لیکن دور کے سفر کے لیے اپنے محرم کا ساتھ ہونا لازمی ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا

كل شى يلهو بهٔ الرجل باطل الارميهٔ بقوسهٔ وتاديبهٔ فرسهٔ وملاعبتهٔ امر أتهٔ فانهن من الحق[42]

یعنی آدمی کا ہر کھیل بیکار ہے سوائے تین کے تیز اندازی، گھوڑا سدھانا، اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا کیونکہ یہ تینوں کھیل حق میں سے ہیں۔

حضرت عمر کا قول ہے: **علموا اولادكم السباحة والرماية وركوب الخيل**[43]۔ اپنے بچوں کو تیراکی اور تیز اندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔ اولاد کم سے مراد بیٹا اور بیٹی دونوں شامل۔ ہیں یعنی خواتین بھی تیراکی کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لیے کچھ حدود ہیں۔ خواتین اونٹ کی سواری کر سکتی ہیں الصحیح بخاری میں ہے کہ خیر نساء رکبن الابل نساء قریش[44]۔ بہترین عورتیں جو اونٹوں کی سواری کرتی ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں۔

بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے میں مسلم خواتین کی کارکردگی

متعدد درکاوٹوں اور رکاوٹوں کو پار کرتے ہوئے، مسلم خواتین نے عمدہ کارکردگی کا ریکارڈ قائم کیا بین الاقوامی مقابلہ میں خواتین بین الاقوامی کھیلوں میں اپنے ممالک کے لئے گولڈ میڈلز جیت چکے ہیں اولمپکس کھیلوں، عالمی چیمپئن شپ، دولت مشترکہ کھیلوں اور ایشین گیمز وغیرہ جیسے مقابلہ مختلف بین الاقوامی کھیلوں کے مقابلے میں مسلمان خواتین کی ظاہری شکل کی کہانی اتنی پرانی نہیں ہے انھوں نے اپنی عمدہ کارکردگی کو رجسٹر کرکے اپنے وجود کو ثابت کر دیا۔ اس سلسلے میں عوام الناس سے آگاہی ترقی پسند انداز میں پھیل رہاہے اور کھیلوں میں مسلم خواتین کی شرکت کی سطح بھی آگے بڑھ رہی ہے مسلم خواتین کو بہت سی صلاحیت حاصل ہیں اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مطلوبہ معیار بین الاقوامی کھیلوں کا میدان اور کارکردگی میں بھی غلبہ ہے لیکن ان کی راہ میں بنیادی رکاوٹیں ہیں۔ اس وقت ایتھلیٹکس، کرکٹ، سمیت کھیل کے مختلف مقابلوں میں مسلم خواتین کی نمایاں نمائش ہے۔ باسکٹ بال، بیڈ منٹن، باکسنگ، باڑ لگانا، فٹ بال، کراٹے، کوہ پیما، تیراکی، ٹیبل ٹینس، والی گیند، وزن اٹھانا اور اسی طرح کی۔ آیئے ایک نظر ڈالیں دنیا کے کچھ نامور پاکستانی مسلم خواتین کھلاڑیوں پر جنہوں نے مختلف بین الاقوامی سطح کے کھیلوں کے مقابلے میں اقوام عالم میں اپنے قومی پرچم کو برقرار رکھاہے۔

۱۔ پاکستان کی ثمینہ بیگ دنیا کی اعلی ترین چوٹی کو فتح کرنے والی پہلی پاکستانی خاتون بن گئیں۔ ۲۔ سب سے کم عمر تیراکی (13 سال کی عمر) اور پاکستانی اولمپین کے سرخیل، رباب رضانے اس میں پاکستان کی نمائندگی کی ایتھنز اولمپکس 2004ء۔ اس نے جنوبی ایشین میں اس کے اعزاز کے لئے دو سلور اور ایک کانسی کا تمغہ بھی حاصل کیا ہے۔ ۳۔ کرن خان ساؤتھ ایشین تیراکی میں پاکستان کے لئے گولڈ میڈل جیتنے والی پاکستانی خاتون ہیں۔ چیمپین شپ اس نے اپنے ملک کے لئے 6 بین الاقوامی طلائی تمغے جیتے ہیں۔ اس نے بھی پاکستان میں نمائندگی کی تھی۔ ۴۔ نسیم حمید صدیقی جنوبی ایشیا کی تیز ترین خواتین اور 100 میٹر سپرنٹ حاصل کرنے والی گولڈ میڈلسٹ ساؤتھ ایشین گیمز 2010 ڈکا میں منعقد ہوا جہاں اس نے کارکردگی میں غلبہ حاصل کیا اور اس موقع پر پاکستانی پرچم لہرایا۔ ۵۔ بحرین سے تعلق رکھنے والی رقیہ الغسارا ایتھنز میں مکمل حجاب میں مقابلہ کرنے والی پہلی مسلمان خاتون تھیں۔ انہوں نے 200 اور 100 میٹر سپرنٹ میں بالترتیب گولڈ اور کانسی کے تمغے جیتے ہیں۔ ۶۔ مسلم خواتین نے لندن اولمپکس 2012 کے دوران مختلف مقابلوں میں 18 میڈلز جیت چکے ہیں [45]۔ کو اچھی خاصی دولت ملتی ہے- ان کھیلوں سے امداد اور ہمدردی کا جزبہ بڑھتاہے- سچ مچ کھیل ہماری زندگی کے لیے باعث رحمت ہے۔

تفریحی سرگرمیوں کے فوائد

دماغ ہو جاتا ہے فریش: بہت ساری ریسرچز سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر کوئی شدید ذہنی دباؤ کا شکار شخص کسی جگہ کی سیر کے لیے نکلے تو اس کے ذہنی تناؤ میں 80 فیصد سے زائد کمی آجاتی ہے۔ نئی جگہوں کو دیکھنا، اور نئے لوگوں سے ملنا ڈپریشن میں کمی لاتا ہے۔

صحت اچھی رہتی ہے: ماہرین کا کہنا ہے کہ جو لوگ سیاحت کے لیے نکلتے ہیں ان کے دل کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے اور وہ مارے خوشی کے زیادہ بہتر طریقے سے کام کرتا ہے۔ اس طرح بہت سے امراض سے اس کا پیچھا چھوٹ جاتا ہے۔

ذہنی کارکردگی میں اضافہ: سیاحت دل کے ساتھ ساتھ دماغی کارکردگی میں بھی اضافہ کرتی ہے اور آپ کا دماغ پہلے کے مقابلے میں فعال اور چیزوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ آپ اپنے اسائنمنٹس زیادہ دلچسپ بنا سکتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے تھیسس وغیرہ میں سفر کے دوران ہونے والے تجربات کا ذکر بھی کر سکتے ہیں۔

خوف میں کمی: مختلف جگہوں کی سیر اور نئے تجربات کر کے آپ کے خوف میں کمی آتی ہے۔ آپ دنیا کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سیر و تفریح کے دوران آپ جتنے زیادہ نئے تجربات کرتے ہیں اور مختلف چیلنجز کو قبول کرتے ہیں، اتنا ہی آپ نڈر ہوتے چلے جاتے ہیں اور آپ زندگی کے دیگر مسائل کا بھی بے خوفی سے سامنا کرتے ہیں۔

تخلیقی صلاحیت میں اضافہ: پڑھائی کر کر کے اور کتابی کیڑا بننے کے باوجود آپ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ نہیں ہو رہا تو آپ کو سیر و سیاحت کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ سیاحت آپ کی تخلیقی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ آپ شاعر ہوں، ادیب ہوں، مصور ہوں یا فوٹو گرافر ہوں یا کوئی اور تخلیقی کام کرتے ہوں، قدرتی مناظر کی سیاحت آپ کے ذہن کے نئے دریچے وا کرتی ہے اور آپ کی تخلیقی صلاحیت بہتر ہوتی جاتی ہے، جس کا اثر آپ کے اکیڈمک کیریئر پر بھی پڑتا ہے[46]

خلاصہ کلام

تفریحی سرگرمیاں خواتین میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے۔ اور مایوسی میں بھی امید کی کرن پیدا کرتی ہے اور ہمارے معاشرے میں صنفی مساوات قائم کرنے میں کھیلوں کا کردار تسلیم شدہ ہے۔ کھیلوں کی مثبت اقدار مثلاً ٹیم ورک، صبر اور استقامت کے فروغ سے گھریلو تشدد جیسے مسائل پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں کئی عالمی سطح کے کھلاڑی پیدا کیے ہیں جو بالترتیب ہاکی، اسکواش اور کرکٹ جیسے کھیلوں میں اپنے ملک کو شہرت کی بلندیوں پر لے گئے لیکن کئی بھی خواتین بطور کھلاڑی کا ذکر نہیں ملتا۔ لیکن دور حاضر میں کھیل کے میدانوں میں خواتین کی قیادت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ صرف خواتین کو کھیلوں کا موقع فراہم کرنا ہی نہیں بلکہ ان میں ایسی صلاحیت پیدا کرنا ہے جس کی بدولت وہ بہت سی اور خواتین، لڑکیوں اور مردوں کو کھیلنے کیلئے قیادت، تربیت اور معاونت فراہم کر سکیں۔ آج کے دور میں تفریحی سرگرمیاں کی بہت اہمیت ہے۔ اسلام کے تصور تفریح کا مقصد صرف وقت گزاری نہیں ہے بلکہ اس نے عملی، تربیتی عسکری اور جسمانی ورزش کے مقاصد بھی مد نظر رکھے ہیں۔ اسی لیے اسلام نے تفریح اور کھیل میں سے صرف انھیں کی اجازت دی ہے جو جسمانی یا روحانی فوائد کے حامل ہوں اور جو محض تضیعِ اوقات کا ذریعہ ہوں، فکرِ آخرت سے غافل کرنے والے ہوں یا دوسروں کے ساتھ دھوکہ فریب یا ضرر رسانی پر مبنی ہوں، ان کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سفارشات

1.عوام میں تفریحی سرگرمیوں کے فروغ کا انتظام مختلف تنظیموں کے ذریعے کیا جائے گا۔2.خواتین کو بالوں کو ڈھانپنے کے لیے اسکارف پہننا چاہیے اور جسم کو پردہ کرنے کے لیے ڈھیلے لباس کا استعمال کرنا چاہیے۔3.خواتین کو ایسی سہولیات مہی کی جائے جہاں خواتین مردوں کی نظروں سے اوجھل ہوں، ورزش کی لیبارٹریز، جمنازیم، رننگ ٹریک، کھیلنے کی جگہیں اور فٹنس کمرے.4.خواتین کے لیے معیاری کھیلوں کا بنیادی ڈھانچہ قائم کرے۔5.خواتین کو بھرپور انداز میں سامنے لاکر انکی حوصلہ افزائی کی جائے۔6.خواتین کو باقاعدہ تربیت کی سہولیات کے لیے محفوظ مقامات پیدا کیے جائے تاکہ وہ اپنی صلاحیتیں پروان چڑھا سکیں۔7. تفریحی سرگرمیوں میں شمولیت ہر مسلم کا بنیادی حق ہے۔8. تفریحی سرگرمیوں کے انعقاد میں فضول خرچی سے اجتناب کیا جائے۔9.خواتین کو حیا کے تقاضوں کا خیال رکھنا چاہیے۔10.خواتین کے لیے ذہنی اور جسمانی صحت بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ابن منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**(بیروت: دارالکتب العلمیہ، س۔ن)1:279،278

Ibn e Manẓūr, Muhammad bin Mukarram, Lisān Al-ʿarab, (Baīrūt: Dār Al-Kutub Al-ʿilmiya, seen Nun), 1, 278-279

[2] لوئیس معلوف، **المنجد**،(بیروت: مکتبہ الکاثولیکیۃ،2018ء)1:723

Lewis Maluf, Al Munjid,(Baīrūt: Maktaba al katholikiya) , vol1, p 723.

[3] مولوی، نورالحسن، **نور اللغات**،(لکھنو: اشاعت العلوم پریس فرنگی محل،1931ء):212

Maulvi Nurul hasan, Nur al Lughat, (laknau: Ishʿat ulum press, firangi mahal,1931) p 212

[4] مولوی، فیروزالدین، **فیروز اللغات**،(لاہور: فیروز سنز،2005ء)1:1067

Maulvi Feruz Uddin, Feruz ullughat, (Lahore: Feroz Sons, 2005,) vol 1, p 1067

[5] وارث سرہندی ایم اے، **علمی اردو لغت**(لاہور: علمی کتاب خانہ اردو بازار):457

Waris Sarhindi, M.A, Ilmi urdu lughat (Lahore: ilmi kutub khana, urdu bazar), p 457.

[6] A S. Horn by Oxford advanced dictionary sixth edition ,2000, p.1249

[7] Oxford dictionary of English 3rd edition 2010, p.1137

[8] Britannica visual dictionar, Second printing 2008, p.787

[9] Https://www.juntedo.ac.jb/athletes/history. (Retrieved on 2 August at 03:05pm

10 مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**(بیروت: دارالجیل، س۔ن)، رقم: 4949۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Baīrūt: Dār Al-Jīl, n.d.), No: 4949.

[11] مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، الرقم:4678

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim,* No: 4949.

[12] شوکانی، علامہ محمد بن علی الشوکانی، **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار** (القاھرہ: دارالحدیث، س-ن)، 8:244۔

Al-Shawkānī, Allāmah Muḥammad ibn Ali, *Nayl al-Awṭār Sharḥ Muntaqī al-Akhbār(* al-Qāhirah: Dār al-Ḥadīth, S.N), 8:244.

[13] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**، (دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، الرقم:5885

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, (Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H), NO: 5885.

[14] نوید احمد شہزاد، **تفریح کا اسلامی تصور**، (فیصل آباد: رحیم سنٹر پریس مارکیٹ، 2003ء)، 73

Navīd Aḥmad Shaḥzād, *Tafrīh ka Islāmī Taṣawur* (Faiṣalabād: Rahām Center Press Markīt, 2003), 73.

[15] https://hamariweb.com/articles/40382, (retrieved on 10 august at 08:05pm

[16] Soule, Aileen Riggin. Interview with Author, June 16, 1996. Department of History, Western Michigan University, Kalamazoo, Mich; Spears, Betty. "Senda Berenson Abbott: New Woman, New Sport." In A Century of Women's Basketball: From Frailty to Final Four, Edited by Joan S. Hult and Marianna Trekel (1991).

[17] Levine, Peter. "The American Hebrew Looks at 'Our Crowd': The Jewish Country Club in the 1920s." AJH 83 (March 1995): 27–49, and Ellis Island to Ebbets Field: Sport and the American Jewish Experience (1992).

[18] https://www.myjewishlearning.com/article/mah-jongg/,(retrieved on 12 August at 04:05pm

[19] کتاب مقدس، سموئیل ۲، 6/18، ص ۲۹۹

Kitāb e Muqaddas, Samuel, 2, 6/18, p 299

[20] کتاب مقدس، سلاطین ۱، 1/40، ص ۳۲۵

Kitāb e Muqaddas, salātīn, 1/40, p 235

[21] کتاب مقدس، خروج، ۲۰/۱۵، ص ۶۸

Kitāb e Muqaddas, Khuruj, 20/15, p 68

[22] کتاب مقدس، لوقا، 16/25، ص ۷۰

Kitāb e Muqaddas, Luca, 16/25, p 70

[23] کتاب مقدس، پیدائش، 32/24، ص ۳۴

Kitāb e Muqaddas, Paydaish, 32/24, p 34

[24] کتاب مقدس،نو،3/12، ص۷۷۵

Kitāb e Muqaddas, nau, 3/12, p 775

[25] کتاب مقدس، کرنتھیوں۱،9/37-24، ص۱۶۰

Kitāb e Muqaddas, garnathion, 9/ 24-37, p 160

[26] کتاب مقدس،ذکریاہ،8/5، ص۸۶

Kitāb e Muqaddas, zakriyah, 5/8, p 86.

[27] کتاب مقدس،اعمال،19/30، ص۱۲۹

Kitāb e Muqaddas, Amaal, 19/30, p 129

[28] Written by Rev. C. Pronk, Spending Leisure Time, Sunday, 29 November -0001 18:42

[29] Walter M. Abbott, S.J., ed., The Documents of Vatican II (New York: Guild Press, 1966), 268

[30] Pope John Paul II, "Address to Participants of Athletic Championship: Be Examples of Human Virtues," L'Osservatore Romano (Weekly English Edition) 36 (7 September 1987): 5.

[31] Siddiqi, M. (2003). Sports&Games, Dress&Adornment.IslamOnline.net.Copyright:1999- 2010.http://www. islamonline.net/servlet/Satellite?cid=1119503543070&pagename=IslamOnline-English-AskScholar %2 FFatwa E%2FFatwaEAskTheScholar (accessed 07.02.2011

[32] Www.un.org/women watch.daw.caw/mental.htm,12june,2018

[33] Yaser Eroglu, Selami Ozsoy "Behavioral Patterns of women who employ their leisure time in sports activitis: An application of the Foot Ball Branch" Red fame publishing2017, P.1

[34] Zeigler, Earle F"Administration of physical education and athletics Prentice Hall, Inc Engle cliffe, N.J USA 1959, P.41

[35] Niekerk, Raymond van and hold away Ruth "sports for success", Finbury Square London, p:14

[36] Ibid, P.12

[37] غزالی محمد بن محمد ابو حامد، **احیاء علوم الدین**،(بیروت: مکتبہ دار الفکر،1980ء)8:133

Ghazālī, Muḥammad Bin Muḥammad Abu ḥāmad, *ihyā – ʾ ʻūlūm*(Baīrūt: Dār Al-Fikar,1980), vol 8, p 133.

[38] The Quarterly review of education by John Lock Paris international Bureau education, Vol,24,1995, p.61-76

[39] https://urdu.arynews.tv/women-dhaba-in-karachi/,30.07.2021,2:00PM

[40] سورۃ الانفال:۶۰

Surah Al anfal: 60

[41]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:4750

Bukhārī, Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami 'al-Sahih, kitab al -rafsīr, bab qaul lau la iz sametumuhu ma yakunu lana, hadith: 4750, vol 8, p 456

[42]ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی، **سنن ترمذی**،(لاہور، مکتبہ بیت السلام،2017)، الرقم: 1637

Tirmadhī, Muḥammad ibn 'Isa, Sunan Tirmidhī, (Lāḥore, Maktab Bait-al-Salām, 2017), No. 1637

43 علی بن حسام الدین، **کنزالعمال فی سنن الأقوال والأفعال**(بیروت: دار الکتب العلمیہ،2009ء)، رقم:11382۔

Ali bin Hussām al-Dīn, *Kanz al- 'Amāl fī Sunan al-Aqwāl wa al- afal (*Baīrūt, Dār Al-Kutub Al-ʿilmiya,ء2009), No. 11382.

[44]البخاری، **الجامع الصحیح**، الرقم:5325

Bukharī, *Sahih Bukhari,* hadith 5325.

[45] "Sport Performance of Muslim Women and Different Constraints in Their Way to Participation in Sport"

[46] https://jang.com.pk/news/485398,30.07.2021,2:30pm, (retrieved on 12 september at 07:05pm